(Urdu)

2729 — 39 — P

Series No. 15.

قومی ڈنکا اور سودیشی کھادی

"ازاد ہندوستان' کے اول جھنڈا لہرانے والے انڈین
نیشنل کانگریش کے سوشلسٹ پریسیڈنٹ

قومی بادشاہ پنڈت جواہر لال جی نیہرو

پبلشر — ہندی، سماج سدھار کاریالیہ
سعادت گنج روڈ — لکھنؤ

IMPERIAL RECORD DEPARTMENT
RECEIVED.
25 AUG. 1930

NATIONAL ARCHIVES LIBRARY
No 2729
Date 1-3-72
GOVT. OF INDIA

891.43
Pa 25 G

Hindu social Reform Series No: 16

اوم

قومی ڈنکا
اور
سودیشی کھادی

مؤلفہ

پنڈت چندرکا پرشاد جگیاسو

پبلشر

ہندو سماج سدھار کاریالیہ

سعادت گنج روڈ لکھنؤ

مارچ سنہ ۱۹۳۰ء

دوسری بار ۱۰۰۰ | جملہ حقوق محفوظ | قیمت فی جلد ار

در سرفراز قومی پریس لکھنؤ طبع شد

ہندو سماج سدھار مالا کی لاجواب ہندی کتابین

ہندو سماج سدھار مالا کی کتابین ہندو سماج مین اس کثرت سے کیون پھیل گئی ہین اسکی وجہ یہ ہے کہ ان کتابون کے منوہر گانے آریہ ہندو دیویان بڑے پریم سے گاتی ہین۔ لوگ سیکڑون کی تعداد مین منگاکر انھین لڑکے لڑکیون اور بہوؤنکو دیتے۔ کنیا پاٹھ شالون مین اور بیاہ شادی وغیرہ اُتسون مین تقسیم کرتے ہین۔

انتیوریہ وِنے ۔۔۔۔۔۔	ار
ناری سنگیت رتن (پہلا حصہ)	ار
ایضاً ۔۔۔۔۔۔ دوسرا حصہ	ار
ستیلا ستی ۔۔۔۔۔۔	ار
سہاگ رات کے وعدے	ار
انمیل بواہ ۔۔۔۔۔۔	ار
ودھوا ولاپ ۔۔۔۔۔۔	ار
کنیا سنگیت رتن ۔۔۔۔۔۔	ار
ودیا دوش درشن ۔۔۔۔۔۔	ار
جوا دوش درشن ۔۔۔۔۔۔	ار
نشا دوش درشن ۔۔۔۔۔۔	ار

ہولی ہندو سند ہار ۔۔۔۔۔۔	ار
اچھوت پکار ۔۔۔۔۔۔	ار
راشٹریہ ڈنکا وسودیشی کھادی	ار
بھجن گورمیت نوارن ۔۔۔۔۔۔	ار
دوجاتی کون ہین؟ ۔۔۔۔۔۔	ار
شاردا قانون ۔۔۔۔۔۔	[illegible]
ساوتری ستیہ وان ۔۔۔۔۔۔	۳ر
ناری سنگیت رتن چار حصہ ۔۔۔	۶ر
استری سکھیا گاین ۔۔۔۔۔۔	۳ر
رامائن گٹکا (۸) کانڈ ۔۔۔۔۔۔	۸ر
بھگوت گیتا ۔۔۔۔۔۔	۳ر و ۲ر

ضروری اطلاع۔ لالچ مین آکر خبردار کوئی صاحب ہندو سماج سدھار مالا کے گانے ۹ا؟ یا اُسے دوسری زبان مین شایع کرنیکی کوشش نہ کرین ورنہ چارہ جوئی عدالت ہوگی اور وہ سخت نقصان اُٹھاوینگے

نوٹ۔ ایجنٹون کی ہر جگہ ضرورت ہے۔ کمیشن بہت زیادہ دیا جاتا ہے

منیجر ہندو سماج سدھار کاریالہ سعادت گنج لکھنو

اوم

قومی ڈنکا اور سودیشی کھادی

بندے ماترم نمبر ۱

شجلام سپھلام ملیج شیتلام شیسہ شیملام ماترم بندے ماترم
شبھر جیوتسنا پُلکت یامی نیم
پُھل کسومت دُرم دل شوبھنیم
سوہاسینم سومدھر بھاشینم
سکھ دام بردام ماترم بندے ماترم
ترنش کوٹی کنٹھ کل کل ناد کرالے
دوی ترنش کوٹی بھوجیر دہرت کھر کرالے
کے بولے ماں! تومی ابلے؟
بہو۔بل۔دہاری نیم۔ تمامی تاری نیم۔
ریپودل واری نیم ماترم بندے ماترم
شیام لام سرلام شستمام بھوشتام دھرنیم بھرنیم ماترم
بندے ماترم

قومی جھنڈا نمبر ۲

وشو ترنگا پیارا
جھنڈا اونچا رہے ہمارا ۔ ٹیک

سدا شکتی برسانے والا
ویروں کو ہرشانے والا
سوتنترتا کے بھیشن رن میں
کانپے شترو دیکھ کر من میں
اس جھنڈے کے نیچے نربھئے
بولو بھارت ماتا کی جے
آو پیارے ویرو آؤ
ایک ساتھ سب مل کر گاؤ
اسکی شان نہ جانے پائے
وشو وجے کرکے دکھلائے

پریم سدھا برسانے والا
ماترتی بھومی کا تن من سارا ۔ جھنڈا
لکھ کر بڑھے جوش چھن چھن میں
مٹ جائے بھئے سنکٹ سارا ۔ جھنڈا
لین سوراجیہ ہم اچل نشچے
سوتنترتا ہے دھیئے ہمارا ۔ جھنڈا
دیش دھرم پر بل بل جاؤ
پیارا بھارت دیش ہمارا ۔ جھنڈا
چاہے جان بھلے ہی جائے
تب ہووے پرن پورن ہمارا ۔ جھنڈا

غزل قوالی نمبر ۳

جاگو ہوا سو [illegible] جگا رہا ہے
انیائے کی نشانی [illegible] اندھیر سے نہ ڈرنا
سستی کے بستر سے جلدی سے اٹھ کھڑے ہو
ہو نوجوان تم کو جگ جانا چاہیئے اب
یہ داستان تو سکھ کا سنبندھ جرم ہے یوگی

یہ ایم بل پر ور دیگ تجھ کال جا رہا ہے
سورج سوراج اپنی لالی دکھا رہا ہے
سب جگ پہ جگ کے تمہیں پروا الدر چھا رہا ہے
سونے دور دھن کو تم السیلہ آ رہا ہے
سوادھینتا کے سکھ کا اوسر یہ جا رہا ہے

سودیشی کھادی

... بادشاہ یہ ہار لال نمبر ۴

بھارت ... کا عالم مین
آزاد ہو۔ آزاد ہو
یہ لال جو سوتی لال کا ہے
سوتے بھارت کو ہمت کرکے
انگریزون کی مرگ ترشنا مین
پوری آزادی کا منتر
ہوے دے ایسے جین زندہ دل
رگ رگ مین خون آزادی کا
گھونٹی ہے راج نیتی ساری
سمتا سوتنترتا کا مارگ
جو جیتی زمیندار کرتے ہین
بن ساتھی دکھیوں کا دھیرج
ہندو مسلم سکھ جین عیسائی
سب اونچ نیچ کا بھید بھاؤ
ایک روشن آگ دھدھکتی ہے
جس سے لوگوں کا مردہ دل
آتور شکتی سے وہ اپنے
آزادی کا اونچا جھنڈا
نوجوان کروڑون بھارت کے

بجوایا ویر جواہر نے
سمجھایا ویر جواہر نے
ہے لال دلارا بھارت کا
جگوایا ویر جواہر نے
بھولے تھے بھارت باسی سب
سکھلایا ویر جواہر نے
کمزوری دور بھگادی سب
دوڑایا ویر جواہر نے
چھائی ہے خاک بدیشون کی
دکھلایا ویر جواہر نے
ظلم مزدور کسانون پر
دھروایا ویر جواہر نے
پارسی بھائی بھائی ہین
مٹوایا ویر جواہر نے
آزادی کی اس کے دل مین
چمکایا ویر جواہر نے
لوگوں کا ہے سمراٹ بنا
لہرایا ویر جواہر نے
بھولے تھے بھوگ بلاسون مین

بو کوں کی شکتی کو یک دم
نکلی ہے وانی ہیں اس کی
دیکھا جس کو اک پل بھر ہیں
گاندھی جب آشن دے بیٹھے
تب سوراشٹرپتی کا سہرا
لکھ کر "پرکاش" یہ بھارت کا
کانگریس کو کر کے مٹھی میں

اَکسا [illegible] نے
جادو [illegible] س کی
اپنایا وِیر [illegible] ی نے
خود کلرک بنوں گا میں تیرا
بند ہوا یا وِیر جواہر نے
اچرج میں ڈوبی ہے دنیا
مسکایا وِیر جواہر نے

کھادی کا ڈنکا نمبر ۵

کھادی کا ڈنکا عالم میں
میں جس سُر لنکا شاید کو
دیشی کپڑوں کو پہنو تم
تیاگ نکلی ودھی سے ہمکو
دیشی دھوتی گاندھی ٹوپی
اوڑھنا بچھونا کھادی کا
منحوس بدیشی کپڑوں کی
تشبیہ چلن سودیشی کھادیکا
تو پہن ساڑیاں پردیشی
کھادی سے ان کا سندرتن
سر سے پیروں تک کھادی ہے
ہے آج زمانہ کے دل کو

بچوا دیا گاندھی بابا نے
ہلوا دیا گاندھی بابا نے
دو چھوڑ بدیشی وستروں کو
پڑھوا دیا گاندھی بابا نے
کھادی کا کرتا اور ساری
کروا دیا گاندھی بابا نے
جلوا دی بھارت میں ہولی
جلوا دیا گاندھی بابا نے
چلتی تھیں بھارت کی ناری
سجوا دیا گاندھی بابا نے
کھادی کے سویت سمندر نے
دہلا دیا گاندھی بابا نے

کھادی کی بھگتی سب سے بھی
ہے ادھک کام کرنیوالی
کھادی کا گولہ بھارت کو
دلوا دیا گاندھی بابا نے
ب تیاگ بدیشی کپڑوں کو
بہنو ونیش دیشی کھادی
کھادی کا جھنڈا بھارت مین
گڑوا دیا گاندھی بابا نے

گاندھی ٹوپی والون نے نمبر

اک لہر چلا دی بھارت مین
ان گاندھی ٹوپی والون نے
"آزاد ہو" یہ سکھا دیا
ان گاندھی ٹوپی والون نے
صدیوں کی غلامی مین پس کر
اپنے کو بھولے بیٹھے تھے
کر دیا سجیت انہیں اب تو
ان گاندھی ٹوپی والون نے
سرو سو دیش ہت کردو تم
ارپن شبوت بن ماتا کے
سرو سو تیاگ کا منتر دیا
ان گاندھی ٹوپی والون نے
ان ہت مین بھارت ماتا کے
جو لگے دیش درد ہی مین کرہ
ان کو ست پتھ پر چلا دیا
ان گاندھی ٹوپی والون نے
پیٹ بند ہوئے کتنے ملون کے
لنکا شاید بھی ہیچ اٹھا
چرخے کا چکر چلایا جب
ان گاندھی ٹوپی والون نے
روتے ہین بدیشی بیوپاری
اپنا سر دھن بل لائے ہین
کھادی سے پریم کیا جب سے
ان گاندھی ٹوپی والون نے
آدرش جو ہین اس بھارت کے
دینوں کے پران پیارے ہین
نیتا گاندھی کو بنا لیا
ان گاندھی ٹوپی والون نے
"اب میل کرو آپس مین تم
زنجیر غلامی کی توڑو"

ماتا گاندھی کا کہنا یہ
ٹوپون کے ہردیہ دلاتے ہین
چھین لیا جواہر کورا جسے
خوش ہوا وگدھ یہ سنکر سے
وشواش دلایا ایسا ہی

ان گاندھی ٹوپی والون نے
آنکھون کے پیارے تارے ہین
ان گاندھی ٹوپی والون سے
آزاد بنے گا بھارت اب
ان گاندھی ٹوپی والون نے

چرخہ - نمبر ۷

چلا دو چرخہ ہر ایک گھر مین
بندھا تب ہی سلسلہ سکوگے
ہمارے چرخہ مین ایسا فن ہے
وہ بین چیشر و لنکا شایر کا
روئی نہ بھارت کی ہو روانہ
اسی تنگے سے بدیشی بانخ
نہ پٹ بدیشی کا لو سہارا
بچے بہتر کروڑ روپیہ
ملا لو بھائی گلے لگا کے
بدیشی چیزون کو دو ہٹا کے

یہ چیز جب تم ہلا سکوگے
انھین کبڈی کھلا سکوگے
جو آج کل کی مشین گن ہے
جیت اس سے قلعہ سکوگے
بنے سودیشی کا تانا بانا
کو آپ پھانسی دلا سکوگے
اتر یہ جاہے رہے اگھارا
تب اپنے بچے چلا سکوگے
سودیش کا تم سبق پڑھا کے
تو چین بنسی بجا سکوگے

سودیشی گان نمبر ۸

جلیں تو سودیشی بدن پر ہو
مرا یا سہارا ہے ایمان ہونا

مرین بھی اگر تو سودیشی کفن ہو
ضروری ہے نج شان کا دھیان ہونا

ہے واجب سودیشی پہ قربان ہونا
وطن میں سودیشی کی ہر مرد و زن ہو
نچھاور سودیشی پہ کر مال و زر دو
رہیں جن سے وہ چیک جو بند کر دو
سودیشی ہو سج دھج سودیشی چلن ہو
چلاؤ اس طرح اپنا چرخہ چلا دو
بنو اپنے کپڑے ملوں کو جھکا دو
سودیشی ہو گل اور سودیشی چمن ہو
نہ اطلس نہ مخمل کی ہو چاہ تم کو
نہ اب کر سکیں گے وہ گمراہ تم کو
فدا کے وطن اپنا تن من دھن ہو
بڑھو کرم ویرو تمھیں کون بھٹے ہے
پرتھا پاپ کی پاپ میں آپ لیے ہے
سودیشی ہو پوجن سودیشی بھجن ہو
سمر سو توکا دیرور شان دو تم
خوشی سے سودیشی پہ دے جان دو تم
سودیشی ہو جیون سودیشی مرن ہو
بنو کرم یوگی نہ تم کرم چھوڑو
مصیبت اٹھاؤ مگر منہ نہ موڑو
سودیشی ہو پوشن سودیشی بھرن ہو
تمھیں تو سودیشی کے سو آج بھرتا

اسی سے ہے سمجھو سمتھان ہونا
مریں بھی اگر تو سودیشی کفن ہو
سودیشی سے بھارت کا بھنڈار بھر دو
دکھا پور بجون کے لہو کا اثر دو
مریں بھی اگر تو سودیشی کفن ہو
منوں سوت کی ڈھیریاں تم لگا دو
جماؤ سودیشی کا سکہ جما دو
مریں بھی اگر تو سودیشی کفن ہو
کپت سندھو کی لیا گئی تھاہ تم کو
کسی کی رہی اب نہ پرواہ تم کو
مریں بھی اگر تو سودیشی کفن ہو
سودیشی کا سنگرام بھی ٹھانتی ہے
وجے ہے وجے ہے تمہاری وجے ہے
مریں بھی اگر تو سودیشی کفن ہو
کسی کے پرلوبھن میں مت کان دو تم
ہے جس طرح ماں کو سمّان دو تم
مریں بھی اگر تو سودیشی کفن ہو
غلامی کی زنجیر چرخے سے توڑ دو
تپو بل سے انیائے کا گرب گوڑو
مریں بھی اگر تو سودیشی کفن ہو
تمھیں دیش کے بھاگ ...

تمھیں پر ہے سو جاں سے قربان ماتا
جو سادھن سودیشی ہو سنکٹ شمن ہو
کرو پرن کہ آزاد ہو کر رہیں گے
ستم گر ہو یا شاد ہو کر رہیں گے
سودیشی ہو آخر سودیشی کتھن ہو

تمھیں پھر نہ کیوں دیجئے گلو ہیاں آنا
مریں بھی اگر تو سودیشی کفن ہو
جہاں میں کہ برباد ہو کر رہیں گے
کہ ہم شاد و آباد ہو کر رہیں گے
مریں بھی اگر تو سودیشی کفن ہو

غزل دادرا چرخہ نمبر ۹

گاندھی بابا نے بھارت جگا دیا ہے
ہمیں چرخے کا منتر بتا دیا ہے۔ گاندھی
شعر۔ جب سے گھر گھر میں یہ چرخے کا چلانا چھوٹا
بس اسی روز سے بھارت کا نصیبہ پھوٹا
آکے پردیشیوں نے خوب کھسوٹا لوٹا
دھرم چھوٹا سب ہی انسان کا پورش لوٹا
آنکھوں سے پٹی ہٹا کر غلامی کی مارگ پرانا دکھا دیا ہے۔ گاندھی
شعر۔ کونسا گھر تھا جہاں چرخے نہیں چلتے تھے
لاکھوں من سوت انہیں چرخوں سے نکلتے تھے
مہین موٹے کپڑے ہر طرح کے بنتے تھے
شدھ مضبوط تھے سکھ سے انہیں پہنتے تھے
ولایت سے آکے راج جما کے ہائے گوروں نے وہ سکھ نشا دیا ہے۔ گاندھی
شعر۔ بیاہ شادی میں تھا جہیز میں چرخے کا چلن
دیویاں ہندو مسلمان سمجھتی تھیں سگن

نیم سے بنتہ وہ چرخے کو چلاتی تھین پُن
سکھ سے بھرپور رہو۔ اس سے نکلتی تھی دھن
دھرم سے ہمنے کیسے بمکھ ہو۔ پاپون مین من کو لگائے دیا ہے۔ گاندھی
شعر۔ بدیشی ساڑیان کریپ و آدھی ململ
ہند کے لوگ گرے دیکھ انھین منہ کے بل
دیویان لاج سے گھونگھٹ نہ جو اٹھاتی ہین
بہن کے ان کو صاف ننگی نظر آتی ہین
ڈوب مرو تمھین لاج نہ آتی۔ پیسہ و عزت گنوا دیا ہے۔ گاندھی
شعر۔ کچھ ابھی غور کرو ہندو اور مسلمانون
طلاق دے دو انھین اپنی ودیشیا پہناون
چلاؤ چرخہ تجو شوق وہ دن آئے گا
سوراج دوڑ کر قدمون پہ سر جھکائے گا
سوت کے دھاگے ہین ساری ہے لحاف۔ دھوتی تمکو بنا دیا ہے۔ گاندھی

سوتنتر بھارت نمبر ۱

آہا ہا گاندھی کے منہ سے نکلا
سنا سب ہی نے سچیت ہو کر
وشال نو پور کے دکھی دل مین
کہا یہ موہن نے راوی تٹ پر
سمے تھا انتیس ۲۹ سن کا آخر
سنایا گاندھی نے تب گرج کر

سوتنتر بھارت سوتنتر بھارت
سوتنتر بھارت سوتنتر بھارت
مہا سبھا کے تبان تل مین
سوتنتر بھارت سوتنتر بھارت
پرست تھے راج مد مین شاسک
سوتنتر بھارت سوتنتر بھارت

سمبر مین نیرس گگن مین
سما گیا وہ مہا ندھ سر
ہر ایک گھر مین مچی ہوگی ہے
یہ کہتے بچے گو ہار کر یہ
سوتنترتا کے لئے سب ہی کے
مین دیکھتے خواب مین بھی پڑ کر
نباک گڈیا سوتنترتا کی
تپسوی دیکھین گے اب نکل کر
کماری ہم گر اٹک کٹک تک
کہین گے تیبتیہ کروڑ مل کر
اُڑے گا دنیا مین سب سے اونچا
کہین گے ترنا ری جگ کے لکھکر
رہا ہمیشہ سوتنتر بھارت
نرکاش پائیگا وِشو کو بھیر

بچن مین تن مین ہر یک من مین
سوتنتر بھارت سوتنتر بھارت
سوتنترتا کی عجیب ہلچل
سوتنتر بھارت سوتنتر بھارت
دلون مین جلتی ہے آگ بھاری
سوتنتر بھارت سوتنتر بھارت
سپوت جیلون مین رم رہے ہین
سوتنتر بھارت سوتنتر بھارت
بجے گا ڈنکا سوتنترتا کا
سوتنتر بھارت سوتنتر بھارت
وشال جھنڈا سوتنترتا کا
سوتنتر بھارت سوتنتر بھارت
رہے گا پھر بھی سوتنتر بھارت
سوتنتر بھارت سوتنتر بھارت

غزل سودیشی بستو نمبر ۱۱

وطن کی الفت سے ہو زبان پر
سنا دو ہندوستان مین گھر گھر
یہین کی روئی یہین کی ململ
نہ تنکا شایر نہ یہ تیچسٹر
ہوے اسی خاک سے ہی پیدا

سودیش بستو سودیش بستو
سودیش بستو سودیش بستو
یہین کا ریشم یہین کی مخمل
سودیس بستو سودیش بستو
یہ سرزمین ہے تمہاری ماتا

ہو یہ سدا سن کے کیون مقدر
فضول جب تپ سے مجھ کو تبلا
تو اب چاہے تو جاپ جپ یہ
وطن سے جس کو نہ ہو محبت
سُنا دو بزدل کو یہ گرج کر
ہے چھوٹ زخموں سے اپنا بھارت
علاج اس سے نہین ہے بہتر
مہاتما گاندھی نے ہے بتایا
سودیشی چرخہ سودیشی کرگھا
سُنا دو جاکر نے جا رہ ح نجیم کو
ہو یہ سدا سنکے شاد فرہان

سودیش بستو سودیش بستو
ملے گا تجھ کو کیا اے برہمن!
سودیش بستو۔ سودیش بستو
نہ قوم کی ہو جسے حمایت
سودیش بستو۔ سودیش بستو
لگاؤ تم مرحم محبت
سودیش بستو۔ سودیش بستو
بدیشی کپڑے اُتار پھینکو
سودیش بستو سودیش بستو
ہے رعایا کو دیش کا دھیان
سودیش بستو۔ سودیش بستو

دادرا۔ سودیشی گاڑھا۔ نمبر ۱۲

ٹیک — مجھے گاڑھا سودیشی منگا دو سجن۔

شعر۔ کاہلی پھیل رہی ہے جہان مین سارے
اسی خیال سے میرے خیال مین نیارے
تمام دن میرا بیکار گذرتا ہے پیارے
مین تو کاتونگی چرخہ کر دن گی بھجن۔ مجھے گاڑھا

شعر۔ اسی کا کوٹ و کرتہ قمیص بنوانا
اسی کی ساڑیان چادر بنا و من مانا
اسی کی ٹوپیان اچکن رضائی بنوانا

جو سدھارا چاہو تم اپنا وطن ۔ پہنو گاڑھا

شعر۔ قدر روئی کی ولایت مین لوگ کرتے ہین
اسی کے زور سے دنیا سے نہین ڈرتے ہین
ہمارے ملک سے لے کر جہاز بھرتے ہین
ہے یہ نظروں مین ہلکی یہ بھاری وزن ۔ پہنو گاڑھا

رسیا کھادی گاڑھا نمبر ۱۳

پہنو کھادی گاڑھا بھائی
شال دو شالہ مال ہے شی
بھٹی کر ا دیسی لے لو
روئی کپاس دیش کی اپنی
اسی سوت سے سندر گاڑھا
ماتا بہنیں ۔ بیٹی بہو ئین۔
کم سے کم وہ نیت دو گھڑی
ایک چھٹانک سوت روزانہ
تو سو روپیہ سال بستر کے
کرتے ٹوپی اور انگرکھے
بنڈی اور قمیض رضائی
بستر بدیشی نہین نہین کر
اس لئے ہی ہم سب کو ستر و
جو دیش کھادی کو دل سے

کیون تم رہے بہت اترائے ہو ٹھیک
دل سے دور ہٹائے
اوڑھو گلے لگائے۔ پہنو
سوت لیو کتوائے
کھادی لو بنوائے۔ پہنو
سب کو دیو سکھائے
چرخہ نین چلائے۔ پہنو
گھر مین سو کتوائے
کورے لیو بچائے۔ پہنو
سب کے لو سلوائے
اوڑھو خوب اگھائے۔ پہنو
کیون دھن رہے لٹائے
نیچے دیا گرا ئے۔ پہنو
تم سب لو اپنائے

گاڑھا کام دیئے گاڑھے ہین سوچو دھیان لگائے ہینو

غزل دادرا نمبر ۱۴

اب تو کھادی سے پریم بڑھا دو پیا
کبھی مانو بدیشی نہ لا دو پیا

شعر۔ اب بدیشی بستر سے مجھ کو بھی نفرت ہوگئی
دیش کی دولت بدیشون کو بہت سی ڈھو گئی
ذرا بھارت کی دولت بچا دو پیا - کبھی مانو

شعر۔ اب سودیشی بستر سے اپنا شریر سجایئے
اور میرے بھی لئے ساری سودیشی لایئے
مجھے کھادی کی چادر اڑھا دو پیا - کبھی مانو

شعر۔ دین دکھیون کا یہی دکھ دور کرسکتی پیا
گر ب بھی پردیشیون کا چور کرسکتی پیا
لاج انگون کی میری بچا دو پیا کبھی مانو

شعر۔ جب تلک زندہ رہین تن پر بسے دیشی بسن
بعد مرنے کے اسی کا چاہئے ہم کو کفن
یہ سندیشہ سبھون کو سنا دو پیا کبھی مانو

شعر چاہتے گر دیش کی ہو کچھ بھلائی تو دیش
تم سودیشی بستر پہنو کر سودیشی ہی سو بیش
دیر تا آپ اپنی دکھا دو پیا کبھی مانو

دیش بھگت کا پرلاپ۔ نمبر ۱۵

ہمارا حق ہے۔ ہماری دولت
کسی کے باپ کا زر نہیں

ہے ملک بھارت وطن ہمارا
کسی کی خالہ کا گھر نہیں

ہماری آتما اجر امر ہے
نثار تن من سو دیش پر

ہیں چیز کیا جیل و گن مشینیں؟
قضا کا بھی ہم کو ڈر نہیں ہے

نہ دیش کا جس میں پریم ہوئے
دکھی کے دکھ سے جو دل نہ روئے

خوشامدی بن کے تتان کھوئے
وہ خر ہے ہرگز بشر نہیں ہے

حقوق اپنے ہی چاہتے ہیں
نہ کچھ کسی کا بگاڑتے ہیں

تجھے تو اے خود غرض! کسی کی
بھلائی مد نظر نہیں ہے

ہماری نس نس کا خون تو نے
بڑی صفائی کے ساتھ چوسا

ہے کون سی تیری پالیسی وہ
کہ جس میں گھولا زہر نہیں ہے

بہایا تو نے ہے خون اسی کا
ہے تیرے رگ رگ میں آن جھکا

بتادے بیدرد تو ہی حق سے
ستم یہ ہے یا قہر نہیں ہے

جو بے گناہوں کو ہے ستاتا
کبھی نہ وہ سکھ سے بیٹھ پاتا

بڑے بڑے مٹ گئے ستمگر
کیا اس کی تجھ کو خبر نہیں ہے

سنبھل سنبھل اب بھی او لٹیرے
ہے تیرے پاپوں کا انت آیا

کہ ظلم کرنے میں تو نے ظالم!
ذرا بھی رکھی کسر نہیں ہے

غضب ہے ہم بیکسوں کی آہیں
زمین اور آسمان ہلا دیں

غلط ہیں سمجھے "اکمل" جو سمجھے
کہ آہ میں کچھ اثر نہیں ہے